

معرکہ حق۔آپریشن بنیان مرصوص

بھارتی جارحیت اور پاکستان کا پرعزم جواب

سعود عثمانی



قوموں کی زندگی میں آزمائشیں آتی ہیں اور زندہ قومیں ان امتحانوں سے سرخرو ہو کر نکلتی ہیں۔ ان کڑی منزلوں میں ارضِ وطن کو لہو کا خراج بھی دیا جاتا ہے اور سرحدوں پر برسرِ پیکار جوانوں سے لے کر عام شہریوں تک سبھی مشکلات بھی جھیلتے ہیں۔ خوب صورت جوانوں، دعائیں کرتی عورتوں اور پھول سے بچوں کی شہادتیں بھی ہوتی ہیں اور زخم زخم جسموں کے ساتھ جینا بھی پڑتا ہے۔ لیکن یہ سب قیمتیں ایمان کی قیمت سے کم ہیں۔ آزادی اور سربلندی کی قیمت سے بیچ ہیں اور دنیا یہی دیکھتی ہے کہ کس نے اپنی آزادی کا سودا کیا تھا اور کس نے سر کا سودا کیا تھا۔ دنیا صرف سربلند کی عزت کرتی ہے۔ وہ سربلند قوم جس نے کم طاقت اور کم تعداد کے ساتھ بھی بڑے دشمن کا مقابلہ کیا ہو، دنیا کی نگاہوں میں ہمیشہ فاتح ٹھہرتی ہے۔ اور پاکستان ہمیشہ ان حوالوں سے دنیا میں سربلند رہا ہے۔

صدیوں کی جدوجہد اور ہزاروں قربانیوں کے بعد پاکستان جب 1947 میں ایک آزاد مملکت کی حیثیت میں ابھرا تو اسے بے شمار نئی مشکلات کا سامنا تھا۔ وہ ایک پرامن منزل کی طرف رواں رہنا چاہتا تھا اور جنگ و جدل اس کی منزل نہیں تھی۔ وہ امن کا خواہاں تھا اور قریبی ہمسایوں سمیت دنیا بھر کے ممالک سے دوستی کے رشتے بڑھانا چاہتا تھا۔ ہماری مذہبی اور ثقافتی روایات دوستی، مہمان نوازی اور خلوص کے رشتوں کی تھیں اور پاکستانیوں کو ان روایات کا احساس تھا۔ پاکستانی قوم کو تحمل، برداشت اور رواداری کی اقدار ورثے میں ملی تھیں۔ شہروں سے لے کر دیہات تک انہی انسانی رویوں کو سکولوں، مدرسوں، کالجوں، یونی ورسٹیوں میں اعلیٰ انسانی اور اسلامی اقدار کے طور پر پڑھایا جاتا تھا اور انہی کی

تربیت گھروں میں دی جاتی تھی۔

چنانچہ 1947 ہی سے پاکستان کے دوستانہ مراسم دنیا بھر کے ممالک سے استوار ہوئیاور پاکستان نے قومی یک جہتی کے ساتھ مہمان نوازی اور دوستی کی نئی مثالیں قائم کیں۔ایک جمہوری معاشرے میں رواداری بنیادی صفت ہوا کرتی ہیاور پاکستان ابتدا ہی سے اسلامی جمہوریہ کی منزل کی طرف گامزن رہا ہے۔ زمین کا وہ خطہ جس پر پاکستان قائم ہے، تاریخی اور مذہبی ورثوں سے مالا مال ہیاور پاکستانی اپنے ورثوں سےمحبت کرتے ہیں۔قدرتی مناظر اور فطری حسن اس ملک کی شناخت ہے۔اس کی زمردیں جھیلیں، عظیم گلیشیر، آسمان کو چھوتی برف پوش چوٹیاں، پہاڑوں سے سمندر تک انسانوں اور جانداروں کو سیراب کرتے رنگا رنگ دریا، گل پوش وادیاں اور دنیا بھر سے جوڑ دینے والا سمندر دنیا بھر کے سیاحوں کو مبہوت کرتے اور خراج حسن وصول کرتے ہیں۔ دنیا کی دوسری بلند چوٹی کے۔ٹو یہیں واقع ہے۔یہی نہیں، قیمتی معدنیات، بیش قیمت پتھر، سونے، تانبے اور کوئلے کے ذخائر پاکستان کو مالال مال کرتے ہیں۔ اسی کے ساتھ تعلیمی میدان میں پاکستان سائنس، اقتصادیات اور آئی ٹی وغیرہ کے میدانوں میں تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ پاکستان کا یقین ہے کہ اس خطے کی سلامتی اور ترقی پائیدار امن اور علاقائی تعاون کے ساتھ منسلک ہے۔چنانچہ اس نے ہمسایہ ممالک سے تعاون اور باہمی ترقی کے لیے ہمیشہ ہاتھ بڑھایا ہے۔

لیکن بدقسمتی سے بھارت کو پاکستان کا امن وآشتی اور ترقی کے راستے پر چلنا کسی طرح منظور نہیں۔ پاکستان کے ایک الگ اور خودمختار ملک بن جانیکے بعد ہندوستان کو چاہئے تھا کہ اس حقیقت کو تسلیم کرلے اور دوستی کا راستہ اختیار کرلیلیکن پاکستان کو شروع ہی سے بھارت کی طرف سے مسلسل دشمنی کے رویوں کا سامنا ہے۔ خاص طور پر کشمیر میں، جو ایک ایسا خطہ ہے جس میں دنیا بھر میں سب سے زیادہ فوجیں تعینات ہیں۔ ہندوستان تقسیم ہند کے اس فارمولے سے منحرف ہوا جو طے پایا تھا۔ بعدازاں کشمیر کا معاملہ اقوام متحدہ میں خود بھارت لے گیا۔ جہاں سلامتی کونسل کی قراردادوں نے کشمیری عوام کو حق خودارادیت دیا۔لیکن بھارت مسلسل کشمیری قوم کے حق خودارادیت کی مخالفت کر رہا ہے جبکہ اس حق کا ان سے اقوام متحدہ نے وعدہ کیا ہوا ہے۔اس رویے نے پاکستان کو اپنی تاریخ میں کئی بار ان آزمائشوں کی طرف دھکیلا جن کی ابتدا میں بات کی گئی ہےاور الحمدللہ پاکستان ہمیشہ ان آزمائشوں سے سرخرو ہو کر نکلا ہے۔

ہندوستان نے درحقیقت کبھی پاکستان کو ایک الگ اور خودمختار ملک کی حیثیت میں تسلیم کیا ہی نہیں۔اس لیے پاکستان کے خلاف بھارتی مہم کوئی نئی بات بھی نہیں۔ تقسیم ہندوستان کے فوراً بعد ہی اس کا آغاز ہو گیا تھا اور بعد کے عشروں میں اس مہم میں شدت آتی چلی گئی۔ کشمیر کا مسئلہ تو خود پاکستان کے بانی قائداعظم محمد علی جناح کی زندگی ہی میں سامنے آ گیا تھا۔1951 میں ایسی ہی بھارتی ممکنہ جارحیت کے جواب میں پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان نے ایک جلسے میں مکا دکھا کر بھارتی قیادت کے سامنے قومی عزم کا اظہار کیا تھا۔لیکن بھارت نے بعد کے زمانوں میں بھی اس پروپیگنڈا مہم کو جاری رکھا۔ بھارت درج ذیل من گھڑت الزامات پاکستان پر لگاتا رہا ہے۔

دہشت گردی کی حمایت اور مدد: دنیا میں دہشت گردی کے خلاف جب ایک بڑی لہر اٹھی اور مشترکہ جدوجہد کا آغاز ہوا تو بھارت نے اس عالمی مسئلے کو پاکستان کی ریاستی پالیسی سے جوڑنے کی کوشش کی۔ پاکستان کے خلاف، جو خود دہشت گردی کے شدید متاثرین میں سے ہے اور اس کے خلاف جنگ میں صف اول کا شریک ہے، ہندوستان نے دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ وہ بھارت اور دنیا بھر میں دہشت گردی کا ذمیدار ہے۔ دنیا خود دیکھ رہی تھی کہ ہزاروں پاکستانی شہری اور فوجی دہشت گردی کی نذر ہوئے ہیں اور ملک نے شدید مالی نقصان بھی اٹھایا ہے، اس لیے بھارت کا یہ بیانیہ رد کر دیا گیا۔



سرحد پار دہشت گردی:

بھارت نے کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کے لیے کوششوں کو بھی دہشت گردی قرار دینے کی کوشش کی اور پاکستان کی کشمیریوں کے لیے حمایت کو سرحد پار دہشت گردی کہہ کر دنیا کو گمراہ کرنے کی مہم چلائی جبکہ پاکستان کا موقف واضح ہے۔ وہ کشمیریوں کے حق خودارادیت اور ان کوششوں کی حمایت کرتا ہے اور اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس کا عالمی دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سائبر جنگ:

یہ تیسرا الزام ہے جو پاکستان پر لگایا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اپنے تمام وسائل کے ساتھ کشمیریوں کے حقوق کے ساتھ کھڑا

ہوا ہے اور اس حق کی بحالی کے لیے بھارت سے جنگیں بھی لڑ چکا ہے۔ اس لیے اس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

حریت پسندوں کی حمایت: جیسا کہ دنیا کو معلوم ہے پاکستان کشمیری حریت پسندوں کی ہمیشہ سے حمایت کرتا آیا ہے اور کشمیر کے عالمی مسئلے پر واضح مؤقف رکھتا ہے۔ اس لیے بھارت کا یہ الزام بھی بے بنیاد اور من گھڑت ہے۔

فالس فلیگ آپریشن:

اپنے اس بیانیے کو تقویت دینے اور پاکستان کو عالمی ممالک میں دہشت گرد قرار دینے کے لیے ہندوستان نے فالس فلیگ آپریشن کیے جو خود اسی کی منصوبہ بندی سے کیے گئے۔

پلوامہ حملہ (2019): پلوامہ، مقبوضہ کشمیر میں بھارتی سکیورٹی فورسز پر ایک حملہ کیا گیا جو فالس فلیگ آپریشن تھا، لیکن ہندوستان نے اس کا الزام پاکستان پر لگایا۔ دراصل یہ بی جے پی کا بھارتی انتخابات میں مقبولیت اور ووٹ حاصل کرنے کا ایک ڈرامہ تھا۔ الزام کی آڑ میں ہندوستان نے رات کے اندھیرے میں بین الاقوامی سرحد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بالاکوٹ میں ایک پہاڑی پر مدرسے کی عمارت پر بم گرائے۔ اس حملے میں کوئی بھی جانی نقصان نہیں ہوا لیکن بھارت نے کئی "دہشت گردوں" کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا۔ بھارتی فضائیہ کی یہ جارحیت ناقابل برداشت تھی اس لیے جوابی کارروائی میں پاکستانی فضائیہ نے دن کے وقت بھارتی ملٹری تنصیبات کیا لکل قریب جگہوں کو نشانہ بنایا جو بنیادی طور پر تنبیہ تھی کہ ہم ان جگہوں کو تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بھارتی فضائیہ کے ایک طیارے کی پاکستانی حدود میں گھس آنے پر اسے گرا لیا گیا اور ونگ کمانڈر ابھی نندن کو، جو پاکستانی علاقے میں گرا، گرفتار کر لیا گیا۔ پاکستانی پالیسی جنگ روکنے کی تھی چنانچہ ابھی نندن کو بھارت واپس بھجوا دیا گیا۔

پہلگام حملہ۔ فالس فلیگ آپریشن (22 اپریل 2025)

اس حملے میں 26 بھارتی شہریوں کی ہلاکت ہوئی۔ اس کا الزام بھی ہندوستان نے پاکستان پر لگایا۔ یہ جگہ لائن آف کنٹرول سے بہت دور تھی اور بھارتی انٹیلی جنس اور سکیورٹی اداروں کی بڑی ناکامی تھی۔ حملہ آور نہ پکڑے جا سکے، نہ ان کی کسی طرح کی معلومات مل سکیں۔ جبکہ اس کے بھی بی جے پی کے سیاسی مقاصد تھے۔ پاکستان نے الزام سے انکار کیا اور بین الاقوامی تحقیقی کمیشن بنانے کا مطالبہ کیا نیز اپنی طرف سے بھارت کو ہر طرح کے تعاون کی پیش کش کی۔ یہ تمام پیش کشیں رد کر دی گئیں اور بھارت اپنے منصوبے کے مطابق ملک میں ایک جنگی ماحول بناتا چلا گیا۔

الزام تراشی کے مقاصد:

اس الزام تراشی سے بھارت کے کئی مقاصد تھے۔ اول۔ بھارت میں جو اندرونی تحریکیں اور مرکز کی مخالفتیں مسلسل جاری ہیں، ان کو

کچلنا۔ دوم اقلیتوں کو اور خاص طور پر مسلمانوں کو نشانہ بنانا۔ سوم بی جے پی کا اپنے حاکمانہ طرز حکومت کو مضبوط کرنا۔ انہی مقاصد کے تحت یہ فالس فلیگ آپریشن کیا گیا۔

پاکستان کی امن کے لیے مسلسل کوششوں کے باوجود بھارت نے 7 مئی 2025 کو رات کے اندھیرے میں پاکستان کے شہری علاقوں پر حملہ کر دیا جسے "آپریشن سندور" کا نام دیا گیا۔ نماز عصر کے وقت آزاد کشمیر کی ایک مسجد پر بھارتی ڈرونز نے حملہ کیا۔ اسی طرح باغ، آزاد کشمیر کی ایک شہری آبادی پر بھارتی میزائیل سے حملہ کیا گیا۔ شہید مسجد سبحان اللہ، بھاولپور، پنجاب پر حملہ کیا گیا۔ لاہور کے نزدیک مرید کے میں شہری عمارتوں پر حملہ کیا گیا۔



جانی نقصانات:

رات کے اندھیرے میں ان حملوں سے 42 پاکستانی شہریوں کی شہادتیں ہوئیں۔ جن میں 17 عورتیں، 8 بچے، 17 مرد شامل تھے۔ ان کے علاوہ 65 شہری زخمی ہوئے۔ تعمیراتی نقصانات: ان حملوں میں 2 مساجد شہید ہوئیں، 21 مکانات مسمار ہوئے، اور 1 سکول کی عمارت کے کچھ حصے کو نقصان پہنچا نہتے اور بے گناہ شہریوں پر یہ حملے بین الاقوامی مسلمہ قوانین، جنیوا کنونشن اور تمام انسانی اقدار کی کھلی خلاف ورزیاں تھیں۔ پاکستان نے واضح کیا کہ ان حملوں کا اپنے دفاع کے حق کے تحت بھرپور جواب دیا جائے گا۔

آپریشن بنیانٌ مرصوص 7 مئی 2025 مقاصد:

اب پاکستان کے لیے ناگزیر ہو چکا تھا کہ وہ اس جارحیت کا بھرپور اور مؤثر فوری جواب دے۔ چنانچہ "آپریشن بنیانٌ مرصوص" کے تحت آپریشن کا آغاز کر دیا گیا۔ بنیانٌ مرصوص قرآن کریم کی ایک آیت کا ٹکڑا ہے جس کا مطلب سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔ اس آپریشن کے کئی مقاصد تھے جن میں اول۔ شہریوں کی حفاظت، دوم ان خطرات کو ختم کر دینا جو ملک کی حفاظت کے لیے موجود خطرات مثلاً" بھارتی فضائی طیارے، میزائیل، ڈرونز وغیرہ کو ختم کر دینا تھا۔ تیسرا مقصد امن کی بحالی تھا جو اسی طرح ممکن تھی کہ دشمن پاکستانی طاقت اور جوابی کارروائی کے خوف سے مزید حملوں سے باز رہے۔ چوتھا مقصد بین الاقوامی قوانین کی بحالی تھی جس میں سرحدوں کی حفاظت، ملک کی خودمختاری اور سالمیت سرفہرست ہیں۔

بنیادی خدوخال

اس آپریشن کے بنیادی خدوخال بہت سوچ سمجھ کر ترتیب دئے گئے جس میں بری، فضائی اور بحری افواج کو مکمل ہم آہنگی اور مربوط منصوبہ بندی کے ساتھ آپس میں منسلک کیا گیا تھا۔ پاکستان کی ہمیشہ سے پالیسی ہے کہ دشمن ملک کے شہریوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اس آپریشن میں اس کا بھی خاص خیال رکھا گیا تھا۔ اس طرح یہ بھی ضروری تھا کہ بھارتی جارحیت کے 72 گھنٹوں کے اندر ایک موثر، بھرپور اور ناپا تلا جواب دیا جائے۔ اللہ کے فضل سے آپریشن بنیانٌ مرصوص ان سب خدوخال اور جزئیات کے ساتھ بہت کامیاب اور بہت نمایاں رہا۔

پاکستان بری فوج کے زمینی آپریشنز

پاکستانی بری فوج نے اس آپریشن کے ساتھ ہی متعدد مقامات پر اپنے آپریشنز کا آغاز کر دیا۔ لائن آف کنٹرول آزاد کشمیر پر فوج نے بھارت کو بھرپور جواب دینا شروع کیا۔ ایلیٹ سپیشل سروسز گروپ اور انفنٹری یونٹس کے مشترکہ اور مربوط آپریشنز کے ذریعے باغ، راولاکوٹ اور کوٹلی سیکٹرز، کشمیر میں بھرپور کارروائیاں کی گئیں۔ جس کے بھرپور نتائج حاصل ہوئے۔ دشمن کی 37 پوسٹس کا خاتمہ کیا گیا۔ نگرانی کے 4 بنکرز تہس نہس کر دئے گئے۔ شدید فائرنگ کے بیچ 24 زخمی شہریوں کو محفوظ علاقوں میں منتقل کیا گیا اور 6 سرحدی دیہات کی حفاظت کی گئی۔

7 مئی 2025

1۔ پٹھانکوٹ بریگیڈ ہیڈکوارٹرز اور ادھم پور سپلائی ڈپو کو تباہ کر دیا گیا جو بھارت کے لیے ایک بڑا نقصان تھا۔

2۔ دشمن نے کئی جگہ سرحد میں دراندازی کی کوشش کی جسے مکمل ناکام بنا دیا گیا

3۔ زمینی اور فضائی دفاعی نظام کی مربوط کوششوں سے 5 بھارتی طیارے مار گرائے گئے جن میں رافیل اور ایس یو 30 بھی شامل تھے۔

4۔ پاکستانی جوابی حملوں میں کوئی بھارتی شہری ہلاک نہیں ہوا

5۔مقامی آبادیوں نے اس پیشہ ورانہ مہارت پر پاکستانی افواج کو خراج تحسین پیش کیا

پاکستانی فضائیہ کے آپریشنز

دشمن کے 3 ڈرونز لانچ پیڈز کو تباہ کیا گیا۔اس کے ساتھ راڈار اور سگنل نشریاتی سٹیشنز کو بھی تباہ کیا گیا۔3 یو اے وی ڈرونز بھی گرا لیے گئے۔آزاد کشمیر میں زخمی شہریوں کو فوری طبی امداد درکار تھی چنانچہ فضائیہ نے طبی امداد کے بنڈلز متعلقہ علاقوں میں فضا سے گرائے اور یہ مدد فراہم کی۔فضائیہ کی ساری آپریشنز میں کسی بھی بھارتی شہری کی ہلاکت نہیں ہوئی جو نپے تلے اور درست ردعمل کی درستی کی نشان دہی ہے۔



10 مئی 2025

25 بھارتی ڈرونز گرا لیے گئے جن میں اسرائیلی ساختہ خودکش کامیکازی ڈرونز بھی شامل تھا۔ پاک فضائیہ کے جے ایف تھنڈر طیاروں نے ہائپر سونگ میزائلوں کا جچا تلا استعمال کیا۔ بین الاقوامی مبصرین نے تصدیق کی کہ کوئی شہری ہلاکتیں نہیں ہوئیں۔

25 بھارتی ڈرونز کا گرایا جانا۔جن میں اسرائیلی ساختہ کامیکازی خودکش ڈرون بھی شامل ہے۔جے ایف 17 تھنڈر طیاروں کا ہائپر سونک میزائیل کا جچا تلا استعمال۔ بین الاقوامی مبصرین کی تصدیق کہ کوئی شہری ہلاکتیں نہیں ہوئیں۔

10 مئی 2025

1۔ ادھم پور میں ایس 400 میزائیل نظام کی تباہی: بھارت کو اپنے روسی ساختہ میزائیل نظام ایس 400 پر بہت گھمنڈ تھا۔ یہ میزائیل نظام جدید ترین ہے اور اپنی بہت سی خصوصیات کی وجہ سے دنیا کے بہترین میزائل سسٹمز میں شمار کیا جاتا ہے۔ پاک فضائیہ نے ایک مشکل مگر کامیاب مشن کے تحت اس سسٹم کو ادھم پور اور بھوج کے علاقوں میں نشانہ بنایا۔ یہ بھارت کے لیے بہت بڑا نقصان تھا۔

2۔ پاک فضائیہ نے پٹھانکوٹ، جموں، سری نگر اور بھوج میں 4 بھارتی فضائی اڈوں کو نشانہ بنا کر انہیں سخت نقصان پہنچایا۔

3۔ بھارت کے براہموس میزائیل ایک بڑا خطرہ تھے پاک فضائیہ نے براہموس میزائیلوں کے 2 ڈپوز کو نشانہ بنا کر ان کا خاتمہ کیا۔

4۔ ایسے 26 مقامات کو نشانہ بنایا گیا جو جنگی حکمت عملی کے لحاظ سے بہت اہم تھے۔ ان میں ایندھن کے ڈپو، نشریاتی سٹیشنز، سپلائی لائنز وغیرہ شامل ہیں۔

5۔ پی اے ایف کے سائبر جنگ ڈویژن نے بھارتی بجلی اور مواصلاتی نظام کو 70 فیصد درہم برہم کر دیا۔ جس کی وجہ سے بے شمار شعبوں کے کام رک گئے اور شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔

پاکستانی بحری فوج کا علاقائی تحفظ میں کردار دفاعی سمندری حکمت عملی

کسی ملک کی تجارت اور حفاظت میں بحریہ کا کردار بہت اہم ہوا کرتا ہے۔ پاک بحریہ ہمیشہ یہ کردار ادا کرتی چلی آئی ہے۔ آپریشن بنیانٌ مرصوص میں بھی یہ کردار بہت اعلیٰ طریقے سے ادا کیا گیا۔ تجارتی راستوں کو کھلا رکھنا، ساحلی شہریوں اور بستیوں کی حفاظت کرنا اور دشمن کو خوف زدہ رکھنا اس کردار کے بنیادی خدوخال تھے۔ پاک بحریہ نے اس سلسلے میں جو اقدامات کیے وہ درج ذیل ہیں۔

اٹھائے گئے اقدامات

1۔ پاک بحریہ نے گوادر سے کراچی تک کی سمندری نگرانی میں اضافہ کر دیا اور اس پر کڑی نظر رکھی کہ سمندری حدود کو ہر قسم کی جارحیت سے پاک رکھا جائے۔

2۔ سون میانی اور جیوانی راڈار سٹیشنز فعال تھے لیکن اس نگرانی میں اور اضافہ کیا گیا

3۔ 2 دشمن جہاز پاکستانی سرحدوں کے قریب تھے۔ خطرہ تھا کہ وہ حدود میں دخل نہ ہوں۔ انہیں کامیابی سے روکا گیا۔

4۔ بھارتی بحری جنگی جہازوں کی باریک بینی سے نگرانی کی گئی۔ ان کی نقل و حرکت اور ممکنہ اقدامات پر نظر رکھی گئی جس کے باعث انہیں قریب آنے کی جرات نہیں ہو سکی۔

5۔ مچھیروں اور ساحلی آبادیوں کے شہریوں کی حفاظت کی جاتی رہی اور انہیں تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کیا جاتا رہا۔



6۔اس کشمکش کے پورے دورانیے میں سمندری حدود کی کوئی بھی خلاف ورزی نہ ہونا پاک بحریہ کی کامیابی کی دلیل ہے۔

اتحاد، عزم اور دنیا کے لیے پیغام

پاکستان امن کا خواہاں ہے لیکن جارحیت کبھی برداشت اور قبول نہیں کرسکتا۔ پاکستان نے یہ بات دنیا کو اپنے حالیہ آپریشنز سے پہلے اور بعد میں بتادی گئی تھی۔12 مئی 2025 کو آئی ایس پی آر نے آپریشن بنیان مرصوص کی شاندار کامیابی کے بعد اس کے اختتام کا اعلان کیا۔ اس کے مطابق "یہ ایک قانون کے مطابق، محدود، اور اپنا دفاعی حق استعمال کرتے ہوئے منتخب اہداف پر جوابی ردعمل تھا۔ کسی شہری کی ہلاکت نہیں ہوئی اور تمام اہداف فوجی نوعیت کے منتخب کیے گئے تھے۔ تمام حملے مصدقہ معلومات کے حصول کے بعد کیے گئے۔ ہم امن کے خواہاں ہیں لیکن ہم اپنے ایمان، اپنی زمین اور اپنے شہری کی مکمل حفاظت کرتے ہوئے ان پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے"۔

انتساب، خراج تحسین

تمام شہداء اور دفاعی افراد کو قوم کی طرف سے خراج تحسین ہے۔ ہمارے آپریشنز اور ہماری کامیابیاں ان بچوں، عورتوں اور شہریوں کے نام ہیں جو جون 2024 میں شہادت کے مرتبے پر سرفراز ہوئے یہ ان بہادر افواج کے نام بھی ہیں جو مئی 2025 میں استقامت اور جرات کے ساتھ کھڑی رہیں۔